سوال

اگر کوئی شخص غصے کی حالت میں یہ کہے کہ میں دوبارہ کبھی بھی اپنے سسرال کے گھر نہیں جاؤں گا۔ اگر میں اپنے سسرال کے گھر گیا، تو میری بیوی کو سات طلاقیں۔ اب اسے اپنی اس بات پر پچھتاوا ہے، کیا اس قسم کا کفارہ ہوگا؟ کیا وہ دوبارہ اپنے سسرال جا سکتا ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اس جملے ''اگر میں کبھی اپنے سسرال کے گھر گیا تو میری بیوی کو سات (7) طلاقیں'' سے خاوند کا مقصود طلاق دینا تھا، تو جب وہ سسرال کے گھر جائے گا، اس کی بیوی کو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أن یکون قصد إیقاع الطلاق عند الصفۃ فهذا یقع به الطلاق إذا وجدت الصفۃ کما یقع المنجز عند عامۃ السلف والخلف (مجموع الفتاوی از ابن تیمیہ: جلد نمبر 33، صفحہ نمبر 46)

اس (خاوند) کا ارادہ صفت کے وقت طلاق دینے کا ہو، تو سلف اور خلف کے تمام علماء کرام کے ہاں، جب بھی صفت پائی جائے گی، طلاق واقع ہو جائے گی، جیسا کہ موقع پر دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

ابن حزم رحمہ اللہ نے اس طلاق کے واقع ہونے پر علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

وَاتَّفَقُوا أَن الطَّلَاق إِلَى أجل أَو بِصفة وَاقع ان وَافق وَقت طَلَاق (مراتب الإجماع از ابن حزم، صفحہ نمبر 72)

علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ طلاق جس کو وقت یا کسی صفت کے ساتھ معلق کیا گیا ہو، واقع ہو جاتی ہے اگر وہ وقت طلاق کے مطابق ہو۔

اس صورت میں صرف ایک طلاق اس لیے واقع ہو گی کیونکہ ایک وقت میں ایک سے زائد دی گئی طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً. (صحیح مسلم، الطلاق: 1472).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

1. اگر خاوند کا مذکورہ بالا جملے سے بیوی کو طلاق دینا مقصد نہیں تھا، بلکہ خود کو سسرال کے گھر جانے سے روکنے کا ارادہ تھا، تو اس کا حکم قسم والا ہو گا وہ قسم کا کفارہ ادا کر دے، اور اپنے سسرال کے گھر جا سکتا ہے، اس کی بیوی کو کوئی طلاق نہیں ہو گی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى (صحيح البخاري، بدء الوحي: 1، صحيح مسلم، الإمارة: 1907)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملے گا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ | فضیلۃ الشیخ عبدالحلیم بن محمد بلال